بسم اللہ الرحمن الرحیم

بھول کر دعائے قنوت دو بار پڑھنے سے نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں کل نمازِ وتر ادا کر رہا تھا۔ تیسری رکعت میں تکبیر قنوت کے بعد بھول کر دو مرتبہ دعائے قنوت پڑھ لی اور آخر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا۔ تو کیا میرے وتر ادا ہو گئے یا ان کو دوبارہ پڑھنا ہوگا؟

جواب

نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں تکبیرِ قنوت کے بعد دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس سے مراد مطلق دعا ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ جو دعائیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، وہ پڑھی جائیں اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھی لی، جب بھی حرج نہیں۔ اگر کسی نے دعائے قنوت میں ایک سے زیادہ دعائیں پڑھیں یا ایک ہی دعا کو دو مرتبہ پڑھ دیا، تو اس میں کسی واجب کا ترک یا اسے مؤخر کرنا نہیں پایا گیا، لہذا نماز بلا کراہت درست ادا ہو گئی۔

وتر میں دعائے قنوت واجب ہے، اور اس سے مراد مطلق دعا ہے، جیسا کہ حاشیۃ الطحطاوی مع مراقی الفلاح میں ہے: "(ویجب قراءة قنوت الوتر) المراد انه واجب صلاة الوتر لا واجب مطلق الصلاة والمراد مطلق الدعاء واما خصوص اللھم الخ فسنة حتی لواتی بغیرہ جاز اجماعا نھر والقنوت في اللغة مطلق الدعاء فالإضافة حینئذ للبیان اي دعاء ھو القنوت ویطلق ایضا علی طول القیام فالإضافة حینئذ حقیقیة اي دعاء القیام وفي الشرع ھو الدعاء الواقع في قیام ثالثة صلاة الوتر" ترجمہ: (مصنف کا قول) "اور وتر کے قنوت کی قراءت واجب ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ یہ نمازِ وتر کا واجب ہے، مطلق نماز کا واجب نہیں ہے۔ اور (اس واجب سے) مراد "مطلق دعا" ہے (یعنی کوئی سی بھی دعا پڑھ لینا واجب ہے)۔ رہا مسئلہ مخصوص دعا "اللھم إنا نستعینک" وغیرہ کا، تو وہ سنت ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی اس کے علاوہ پڑھ لے تو بالاجماع جائز ہے جیسا کہ نہر الفائق میں ہے۔ اور "قنوت" لغت میں "مطلق دعا" کو کہتے ہیں، تو اس وقت (لفظِ قنوت کی) اضافت بیانیہ ہوگی، یعنی وہ دعا جو قنوت ہے۔ اور قنوت کا اطلاق طویل قیام پر بھی ہوتا ہے، اس صورت میں اضافت حقیقی ہوگی، یعنی قیام والی دعا۔ اور شرع میں قنوت اس دعا کو کہتے ہیں جو نمازِ وتر کی تیسری رکعت کے قیام میں واقع ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 252، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جب یہ مقامِ دعا ہے، تو اس مقام پر دو مرتبہ دعائے قنوت پڑھ لینے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ جیسا کہ حلبۃ المجلی میں ہے: "ان ذکر الشیئ فیما ھو محل له عینا او حسا لا یوجب سجود السھو" یعنی کسی چیز کو ایسے مقام میں ذکر کرنا جو عیناً یا حساً اس کا محل ہو، یہ

سجدۂ سہو کو واجب نہیں کرتا۔ (حلبۃ المجلی، جلد2، صفحہ446، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

دعائے قنوت میں ایک سے زیادہ دعائیں پڑھنے کے متعلق غنیۃ المتملی میں ہے: ”والدعاء المأثور روي بألفاظ مختلفة، واحسنها: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَھْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ. نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ، وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَیْکَ نَسْعٰی، وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔۔۔ والاولی ان یضم الیه ما تقدم عن الحسن انه قال: علمني رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلمات اقولهن في الوتر اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ؛ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ. اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ“

ترجمہ: (قنوت کے متعلق) دعائے ماثورہ مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے، اور ان میں سے سب سے بہتر الفاظ یہ ہیں (اوپر گزر چکے) اور بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ وہ دعا بھی شامل کر لی جائے جو پہلے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتر میں کہتا ہوں: (وہ کلمات یہ ہیں) (اوپر گزر چکے) (غنیۃ المتملی، جلد2، صفحہ335، 336، مطبوعہ ھند)

تکبیرِ قنوت کے بعد مقامِ دعا ہے، اِسی اعتبار سے امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر مختلف اذکار پڑھنے کے متعلق لکھا:

”دعائے قنوت اگر یاد نہیں، یاد کرنا چاہیے کہ خاص اس کا پڑھنا سنت ہے اور جب تک یاد نہ ہو ”اَللّٰھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“ پڑھ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ ہو، تو ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ“ تین بار کہہ لیا کرے۔ یہ بھی یاد نہ آئے، تو صرف ”یا ربّ“ تین بار کہہ لے، واجب ادا ہو جائے گا۔ **رہا یہ کہ قُل ھو اللہ شریف پڑھنے سے بھی یہ واجب ادا ہوا کہ نہیں۔۔۔ ظاہر یہ ہے کہ ادا ہو گیا کہ وہ ثناء ہے اور ہر ثناء دعا ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، جلد7، صفحہ485، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9922

تاریخ اجراء: 26 شوال المکرم 1447ھ/15 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net